تصوف کے چند نادر مخطوطات

محمود حسن قیصر
مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ

الثقافة الاسلامیه فی الهند، مولانا عبد الحئ حسنی ندوی کی ایک بڑی مفید، مشہور اور معلوماتی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے مختلف اسلامی علوم وفنون پر، جتنا مواد ان کو مل سکا ہے، مختلف عنوانات کے تحت اسے جمع کر دیا ہے۔ اس میں انہوں نے صرف ہندوستانی علماء وفضلا کے کارناموں کو گنایا ہے۔ یعنی اسلامی اور دیگر علوم پر انہوں نے جتنے کام کیے ہیں مثلاً Astronomy، فلسفۂ ہیئت اور منطق اسی طرح تصوف کو بھی انہوں نے چار حصوں میں منقسم کیا ہے۔ پہلا تصوف، دوسرا سلوک، پھر مکتوب اور ملفوظات پھر اذکار و مراقبات۔ اس طرح چار تقسیمیں کی ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ ہندوستانی فضلاء نے اسلامی علوم وفنون پر کتنے کام کیے ہیں۔ لیکن اتنے وقیع کام کے باوجود بہت سارے مخطوطات ایسے ہین جن پر ان کی نظر نہیں پڑی ہے۔ میں ان میں سے نادر مخطوطات کا تعارف کراتا ہوں:

۱۔ شرح لوائح الاسرار: اصل کتاب مولانا نور الدین عبد الرحمٰن جاری (متوفی ۸۹۸ھ) کی ہے۔ اس کا شارح ایک ہندی فاضل شیخ فضل اللہ ہے۔ نسخہ ۱۱۷۸ھ کا لکھا ہوا ہے۔

۲۔ رموزات: اس کے مؤلف شیخ عبد الجلیل بن عمر الصدیقی ہیں جن کا سنہ وفات ۱۰۱۰ھ ہے۔ نسخہ ۱۱۰۱ھ کا لکھا ہوا ہے اور ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۔ سیر مقامات: یہ رسالہ بھی شیخ عبد الجلیل بن عمر الصدیقی ہی کی تالیف ہے جو چالیس اوراق پر مشتمل ہے۔ مولانا آزاد لائبریری میں اس کے دو نسخے ہیں۔ مؤلف الثقافة الاسلامیه فی الهند نے عبد الجلیل مذکور کی صرف ایک ''کتاب اسراریہ'' کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ حقیقت حقیہ در تحقیق سخن بعض صوفیہ: یہ نظام الدین بن عبد الشکور عمری تھانیسری (متوفی ۱۰۲۴ھ/ ۱۶۱۵ء) کی تالیف ہے۔ یہ نسخہ ۱۱۶ اوراق پر مشتمل ہے۔

۵۔ مبلغ الرجال : یہ نسخہ ۳۷ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس کے مؤلف عبید اللہ بن خواجہ محمد باقی باللہ المعروف بہ خواجہ کلاں ہیں۔ جن کی وفات ۱۰۷۳ھ میں ہوئی۔ خواجہ خورد انہیں کے چھوٹے بھائی تھے جن کا انتقال ۱۰۷۴ھ میں ہوا یعنی ایک سال بعد۔ یہ نسخہ ۱۰۶۶ھ میں معنی مؤلف کی زندگی ہی میں لکھا گیا۔ اس کا کوئی دوسرا نسخہ میری نظر سے اب تک نہیں گذرا۔

۶۔ حقیقت الحقایق: اس کے مؤلف عبد الباقی بن عبد السلام بدخشی ہیں جو باقی باللہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کا انتقال ۱۰۱۴ھ میں ہوا ہے۔ یہ رسالہ وحدۃ الوجود کے بیان میں ہے جس میں مؤلف نے اپنے کسی مرید کو لفظ ''سید'' سے خطاب کرکے اس مسئلہ کی نہایت ہی خوبی سے وضاحت کی ہے۔ یہ نسخہ ۱۲۹۰ھ کا لکھا ہے اور ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کو ''حقیقت تو بسوئے تو'' کے عنوان سے رجسٹر میں اندراج کردیا گیا ہے۔

۷۔ضیائے توحید شرح کلمہ توحید : اس کے مؤلف محبّ اللہ بن مبارک الہ آبادی ہیں جن کا انتقال ۱۰۵۸ھ میں ہوا ہے۔ یہ نسخہ ۱۱۶۵ھ کا لکھا ہوا ہے۔ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے پہلے ایک رسالہ ''کلمہ توحید'' عربی میں لکھا تھا۔ بعد میں ''ضیائے توحید'' کے نام سے فارسی میں اس کی شرح لکھی ہے۔ اس کا ایک دوسرا نسخہ بھی ہے، جس کی لوح پر ہلکی پیلی روشنائی سے محبّ اللہ الہ آبادی لکھا ہوا ہے۔

۸۔ شوارق المعرفت : اس کے مؤلف شاہ ولی اللہ دہلوی بن عبد الرحیم دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) ہیں۔ یہ مخطوطہ مؤلف کے عم بزرگوار الشیخ ابوالرضا محمد (متوفی ۱۱۰۱ھ) کی سیرت وکرامات ومناقب کے بیان میں ہے۔ سنہ کتابت گرچہ درج نہیں ہے لیکن نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۹۔ العطیۃ الصمدیہ فی انفاس [illegible]مدیہ : یہ بھی شاہ ولی اللہ دہلوی کا رسالہ ہے۔ یہ شیخ محمد پھلتی کے تذکرے پر مشتمل ہے جن کا انتقال مؤلف کے قول کے مطابق ۱۱۲۵ھ میں ہوا ہے۔ ان کے حالات کے ذیل میں متعدد بزرگوں کا تذکرہ ضمناً آگیا ہے۔

۱۰۔ ملفوظات اخی جمشید راجگیری: اس کا کوئی دوسرا نسخہ میری نظر سے اب

تک نہیں گذرا ہے۔ صاحب ملفوظات اخی جمشید نویں صدی ہجری کے اکابر صوفیہ میں تھے جن کا انتقال ۸۴۰ھ میں ہوا۔ شیخ جلال الدین حسین بخاری سے مدت تک انہوں نے کسب فیض کیا۔ شیخ انہیں اخی جمشید کے نام سے پکارتے تھے۔ چنانچہ وہ اسی نام سے مشہور ہوئے۔ اس کے مرتب انہیں کے ایک مرید یحیٰ ابن علی اصغر عثمان قنوجی ہیں۔ ملفوظات کی یہ جلد ۲۲۸اوراق پر مشتمل ہے۔

سوال وجواب:

ڈاکٹر اقتدار حسین صدیقی۔ مبلغ الرجال کا ایک نسخہ انڈیا آفس لائبریری میں بھی موجود ہے۔ اکبر کے دور کی Religious Controversy کے وجودی، شہودی، اکبر کا اپنا دین الٰہی اور مہدوی تحریک اور اس کے اثرات، اس کے دربار پر جو پڑے، اس کے بارے میں سب سے پہلے اس مخطوطہ سے Information ملتی ہے۔ اور اس کے دنیا میں اب تک صرف دو نسخہ ہیں۔ اس دور میں جو مختلف مکاتیب فکر کے لوگ تھے ان کے بارے میں مواد ملتا ہے۔ میرا خیال ہے اس کتاب کی تصحیح ہوجائے تو مزید مفید ثابت ہوگی۔

☆